بسم اللہ الرحمن الرحیم
ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء عسی ان یبعثک ربک مقاما محمودا
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴
روزنامہ الفضل ربوہ
یوم ہفتہ
ایڈیٹر: مسعود احمد دہلوی
The Daily ALFAZL RABWAH
قیمت فی پرچہ ۳۵ پیسے
جلد ۶۷/۳۲ | ۱۳ رمضان ۱۳۹۸ھ ۱۹ ظہور ۱۳۵۷ ہش ۱۹ اگست ۱۹۷۸ء | نمبر ۱۸۹

بحرِ حکمت کے موتی، جوامعِ الکلم، جواہر الکلام

جو شخص جھوٹ بولنے سے اجتناب نہیں کرتا اُس کا روزہ رکھنا بیکار ہے

قرآن کریم سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ مریض اور مسافر روزہ نہ رکھیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادِ باری تعالیٰ

أَيَّامًا مَّعْدُودَاتٍ ۔ فَمَنْ كَانَ مِنكُم مَّرِيضًا أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ (البقرہ: ۱۸۵)

ترجمہ:۔ (سو تم روزے رکھو) چند گنتی کے دن اور تم میں سے جو شخص مریض ہو یا سفر میں ہو تو (اسے) اَور دنوں میں تعداد (پوری کرنی) ہوگی۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

مَنْ لَمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّورِ وَالْعَمَلَ بِهِ فَلَيْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ فِي أَنْ يَدَعَ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ (بخاری)

ترجمہ:۔ جو شخص جھوٹ بولنے اور جھوٹ پر عمل کرنے سے اجتناب نہیں کرتا اللہ تعالیٰ کو اس کے بھوکا پیاسا رہنے کی کوئی ضرورت نہیں یعنی اس کا روزہ رکھنا بےکار ہے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

"قرآن کریم سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ مریض اور مسافر روزہ نہ رکھے۔ سفر میں تکالیف اُٹھا کر جو انسان روزہ رکھتا ہے وہ گویا اپنے زورِ بازو سے اللہ تعالیٰ کو راضی کرنا چاہتا ہے اس کو اطاعتِ امر سے خوش نہیں کرنا چاہتا۔ یہ غلطی ہے اللہ تعالیٰ کی اطاعت امر و نہی میں سچا ایمان ہے۔"

"ہر کام کا مدار نیّت پر ہے جو شخص روزہ سے محروم رہتا ہے مگر اس کے دل میں یہ نیّت دردِ دل سے تھی کہ کاش میں تندرست ہوتا اور روزہ رکھتا۔ اس کا دل اِس بات کے لئے گریاں ہے تو فرشتے اُس کے لئے روزہ رکھیں گے۔"

"میری تو یہ حالت ہے کہ مرنے کے قریب ہو جاؤں تب روزہ چھوڑتا ہوں۔ طبیعت روزہ چھوڑنے کو نہیں چاہتی۔ یہ مبارک دن ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل و رحمت کے نزول کے دن ہیں۔"

(ملفوظات جلد دوم ص ۲۰۳)

اخبارِ احمدیہ

جیسا کہ احبابِ جماعت کو علم ہے سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اِن دنوں تبلیغی اور تربیتی اغراض کے پیشِ نظر یورپ کے احمدیہ مشنوں کا دورہ فرما رہے ہیں۔ اِن دنوں حضور فرینکفورٹ (مغربی جرمنی) میں قیام فرما ہیں۔ حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

احبابِ جماعت التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اِس سفر کے ہر مرحلہ میں حضور کا حافظ و ناصر ہو اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے اور حضور کے اِس سفر کو ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین

حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ کل سے پھر بلڈ پریشر بڑھ گیا ہے نیز نزلہ اور سر درد کی بھی تکلیف ہے۔

احبابِ جماعت التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیّدہ ممدوحہ مدظلہا کو اپنے فضل سے کامل شفا عطا فرمائے اور آپ کو تادیر سلامت رکھے۔ آمین

ربوہ ۱۸ اگست۔ آج جامع مسجد اقصیٰ میں نمازِ جمعہ محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب فاضل نے پڑھائی۔ آپ نے سورہ البقرہ کی آیت نمبر ۱۸۷ کی تفسیر کرتے ہوئے رمضان المبارک کے ساتھ دعا کے خاص تعلق کا ذکر کیا اور بتایا کہ ہر مومن کی زندگی میں قبولیتِ دعا کے نشانات موجود ہیں لیکن انبیاء اور خصوصاً رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی مطہر زندگی تو ان نشانات کے عظیم معجزات سے بھری ہوئی ہے۔ مسیح موعود کی بعثت اور آخری زمانہ میں غلبۂ اسلام کی عظیم جدوجہد بھی آپ ہی کی دعاؤں کا ایک معجزہ ہے۔ رمضان کے اِن ایام میں ہمیں دعاؤں پر خاص زور دینا چاہئے اور ہماری دعائیں جامع ہونی چاہئیں جن میں دنیوی اغراض کے علاوہ دین کی ترقی اور دُنیا کی اصلاح بھی ضرور پیشِ نظر رہنی چاہئے۔

محترم مولانا غلام احمد صاحب بدوملہوی وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ

کراچی سے یہ افسوسناک اطلاع موصول ہوئی ہے کہ سلسلہ احمدیہ کے قدیم اور جیّد عالم محترم مولانا غلام احمد صاحب فاضل بدوملہوی وہاں وفات پا گئے ہیں، انّا للہ وانّا الیہ راجعون
آپ کا جنازہ ربوہ لایا جا رہا ہے۔

احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ محترم مولوی صاحب مرحوم کو جنّت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے اور جملہ لواحقین کو صبرِ جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین

پبلشر: مسعود احمد ٭ پرنٹر: سید عبدالحی ٭ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
۱۲؍رمضان المبارک ۱۳۹۰ھ
۱۹؍ظہور ۱۳۴۹ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مقبول اعمال بجالانے کی دو لازمی شرائط

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اس امر کا بطور خاص ذکر کیا ہے کہ انسان کے جملہ اعضاء اور دل کے متعلق بازپرس کی جائے گی۔ چنانچہ فرماتا ہے:-

إِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُوْلًا ۝ (بنی اسرائیل آیت ۳۷)

ترجمہ:- یقیناً کان اور آنکھ اور دل ان سب کے متعلق پوچھا جائے گا۔

اس آیت میں آنکھ اور کان کہہ کر جملہ جوارح کی طرف اشارہ کیا گیا ہے اور اندرونی اعضاء میں سے صرف دل کے ذکر پر اکتفا کیا گیا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ انسان سے جتنے بھی اعمال سرزد ہوتے ہیں ارادہ اور نیت کی شکل میں ان کا بیج پہلے دل میں ہی پیدا ہوتا ہے اس لئے خاص طور پر دل کے متعلق بازپرس کا علیحدہ ذکر فرمایا۔ اس سے یہ امر ظاہر و باہر ہے کہ دل کو ہر شر سے پاک و صاف رکھنا ازبس ضروری ہے۔ اس کے بغیر انسان کو نیک اور مقبول اعمال بجالانے کی توفیق نہیں مل سکتی۔ اسی لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سب سے اول دل کو پاک و صاف رکھنے پر بہت زور دیا ہے۔ چنانچہ حضور علیہ السلام دل کی صفائی اور طہارت پر زور دیتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"سب سے اول اپنے دلوں میں انکسار اور صفائی اور اخلاص پیدا کرو اور سچ مچ دلوں کے حلیم اور سلیم اور غریب بن جاؤ کہ ہر ایک خیر اور شر کا بیج پہلے دل میں ہی پیدا ہوتا ہے۔ اگر تیرا دل شر سے خالی ہے تو تیری زبان بھی شر سے خالی ہوگی اور ایسا ہی تیری آنکھ اور تیرے سارے اعضاء۔ ہر ایک نور یا اندھیرا پہلے دل میں ہی پیدا ہوتا ہے اور پھر رفتہ رفتہ تمام بدن پر محیط ہو جاتا ہے۔ سو اپنے دلوں کو ہر دم ٹٹولتے رہو اور جیسا پان کھانے والا اپنے پانوں کو پھیرتا رہتا ہے اور ردی ٹکڑے کو کاٹتا ہے اور باہر پھینکتا ہے اسی طرح تم بھی اپنے دلوں کے مخفی خیالات اور مخفی عادات اور مخفی جذبات اور مخفی ملکات کو اپنی نظر کے سامنے پھیرتے رہو اور جس خیال یا عادت یا ملکہ کو ردی پاؤ اس کو کاٹ کر باہر پھینکو۔ ایسا نہ ہو کہ وہ تمہارے سارے دل کو ناپاک کر دیوے اور پھر تم کاٹے جاؤ۔" (ازالہ اوہام)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ تفصیلی ارشاد دراصل تشریح ہے اپنے آقا و مطاع حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک نہایت ہی جامع حدیث کی۔ حضرت نعمان بن بشیرؓ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا:-

أَلَا وَإِنَّ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةً إِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهُ وَإِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهُ أَلَا وَهِيَ الْقَلْبُ (مسلم)

ترجمہ:- سنو! انسان کے جسم میں ایک گوشت کا ٹکڑا ہے جب تک وہ تندرست اور ٹھیک رہے تو سارا جسم تندرست اور ٹھیک رہتا ہے اور جب وہ خراب اور بیمار ہو جائے تو سارا جسم بیمار اور لاچار ہو جاتا ہے۔ اور اچھی طرح یاد رکھو کہ یہ گوشت کا ٹکڑا انسان کا دل ہے۔

اس حدیث شریف سے بھی ظاہر ہے کہ مقبول نیک اعمال بجالانے کی توفیق عطا ہونے کے لئے پہلے دل کے مخفی خیالات اور مخفی عادات اور مخفی جذبات اور مخفی ملکات کا پاک ہونا ازبس ضروری ہے۔ اگر دل پاک اور صاف نہ ہو اور پھر بھی کوئی شخص نیک اعمال بجالائے تو ایسے اعمال دکھاوے اور بناوٹ کے

سوچ سوچ کر قدم اُٹھاؤ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خطبہ جمعہ فرمودہ یکم جنوری ۱۹۰۹ء میں فرمایا:-

"اللہ کو بہت یاد کرو۔ ہر وقت دُعائیں لگے رہو اور اپنی حالت کی تبدیلی کرنے کی کوشش کرو۔ تم اس وقت دوسری قوموں کے لئے نمونہ ہو پس اپنے تئیں نیک نمونہ بناؤ۔ امام ابو حنیفہؒ ایک دفعہ کہیں جا رہے تھے ایک لڑکے کو دیکھا جو کیچڑ میں دوڑا دوڑا جا رہا ہے۔ آپ نے اُسے فرمایا کہ دیکھو میاں لڑکے کہیں پھسلتے ہو۔ لڑکے نے کہا آپ اپنا خیال رکھیئے کیونکہ میں پھسل گیا تو خیر صرف مجھے تکلیف پہنچے گی مگر آپ کے پھسلنے سے ایک جہان پھسلے گا۔ امام ابو حنیفہؒ کہتے ہیں اس سے بہتر کسی کی نصیحت نے مجھ پر اثر نہیں کیا اور یہ ہے بھی سچ إِذَا فَسَدَ الْعَالِمُ فَسَدَ الْعَالَمُ۔ اسی طرح تمہاری لغزش کا اثر صرف تمہیں تک محدود نہیں بلکہ دُور تک جاتا ہے۔ پس سوچ سوچ کر قدم اُٹھاؤ۔ حضرت صاحب کے زمانہ میں آپ کے سامنے کسی نے کہا کہ فلاں آدمی میں یہ عیب ہے۔ فرمایا کیا تُو نے اُس کے لئے رو رو کر دعا کر لی ہے جو مجھ سے شکایت کرتا ہے۔ میرا دوست اگر ملے اور اس نے شراب بھی پی ہو تو میں اُسے خود اُٹھا کر کسی محفوظ مکان میں لے جاؤں اور پھر اس کی اصلاح کروں۔

عیب شماری سے کوئی نیک نتیجہ نہیں نکل سکتا۔ کسی کا عیب بیان کیا اور اُس نے سُن لیا وہ بغض و کینہ میں اور بھی بڑھ گیا۔ پس کیا فائدہ ہوا۔ بعض لوگ بہت نیک ہوتے ہیں اور نیکی کے جوش میں سخت گیر ہو جاتے ہیں اور امر بالمعروف ایسی طرز میں کرتے ہیں کہ گناہ کرنے والا پہلے تو گناہ کو گناہ سمجھ کر کرتا تھا پھر جھنجھلا کر کہہ دیتا ہے کہ جاؤ ہم یونہی کریں گے۔" (خطباتِ نور جلد دوم صفحہ ۲۵، ۲۶)

طور پر ہوتے ہیں اسی لئے عند اللہ مقبول نہیں ٹھہرتے۔ نیک اعمال کے عند اللہ مقبول ہونے کے لئے دل کا پاک صاف ہونا ضروری ہے۔ اسی لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قرآن مجید اور احادیث نبوی کی رُو سے اس پر بہت زور دیا ہے۔ ایک شخص دکھاوے کے طور پر نیک اعمال بجا لاکر لوگوں کو دھوکا دے سکتا ہے لیکن خدا کو دھوکا نہیں دے سکتا کیونکہ انسان کے دل کی حالت اس سے پوشیدہ نہیں ہوتی۔ وہ ظاہری اعمال سے بڑھ کر یہ دیکھتا ہے کہ انسان کے دل کی حالت کیا ہے۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دل کی صفائی اور طہارت پر زور دیتے ہوئے مزید فرمایا ہے:-

"سچائی اختیار کرو سچائی اختیار کرو کہ وہ دیکھ رہا ہے تمہارے دل کیسے ہیں۔ کیا انسان اس کو بھی دھوکا دے سکتا ہے؟ کیا اس کے آگے بھی مکاریاں پیش جاتی ہیں؟" (ازالہ اوہام)

پھر دلوں کو پاک صاف کر کے انہیں نیک خیالات اور نیک ارادوں کا مخزن بنانا ہی کافی نہیں ہے بلکہ ضروری ہے کہ انسان عزم اور تعہّد سے کام لے کر نیک اعمال بجالانے کی کوشش بھی کرے کیونکہ نیک ارادے جب تک عمل کی صورت اختیار نہ کریں وہ انسان کو اجر و ثواب کا مستحق نہیں بنا سکتے۔ اجر و ثواب اُس وقت ہی ملتا ہے جب انسان کے نیک ارادے اس کے ظاہری قویٰ کے ذریعہ عمل کی شکل اختیار کرتے ہیں۔ اس کے لئے حضور علیہ السلام نے ضروری قرار دیا ہے کہ انسان کو چاہیئے کہ وہ دل کی پاکیزگی کی طرح کوشش کے ساتھ ساتھ دعاؤں کے ذریعہ خدا تعالیٰ سے عمل کی توفیق عطا ہونے کا خواستگار ہو۔ چنانچہ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"پھر بعد اس کے (یعنی دلوں کو پاک صاف بنانے کے بعد) کوشش کرو اور نیز خدا تعالیٰ سے قوت اور ہمت مانگو کہ تمہارے دلوں کے پاک ارادے اور پاک خیالات اور پاک جذبات اور پاک خواہشیں تمہارے اعضاء اور تمہارے تمام قویٰ کے ذریعہ سے ظہور پذیر اور تکمیل پذیر ہوں تا تمہاری نیکیاں کمال تک پہنچیں کیونکہ جو بات دل سے نکلے اور دل تک ہی محدود رہے وہ تمہیں کسی مرتبہ تک نہیں پہنچا سکتی۔" (ازالہ اوہام)

پس عند اللہ مقبول اعمال بجالانے کے لئے دو باتوں کا ہونا ضروری ہے۔ اوّل دل کی پاکیزگی اور دوم نیک ارادوں کو عملی جامہ پہنانے کی (باقی صفحہ ۵ پر ملاحظہ ہو)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ تعالیٰ کی بے پایاں رحمت

مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف فاضل ۔ ربوہ

فضیلت رمضان:

رمضان المبارک کے مہینہ میں قرآن پاک کے نزول کی ابتداء ہوئی ۔ یہ خدا کے فضلوں رحمتوں اور برکتوں سے معمور مہینہ ہے ۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ اس ماہ جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں ۔ شیطان کو پابند سلاسل کر دیا جاتا ہے اور منادی ندا دیتا ہے۔

"یا باغی الخیر اقبل و
یا باغی الشر اقصر"

اے نیکی کے خواہاں آجا اور
اے بدی کے طالب ! رک جا۔

یہ جملہ کتنا محرک اور امید افزا ہے ۔ صادق و مصدوق ﷺ فرماتے ہیں کہ اس مبارک ماہ میں ندا بلند ہوتی ہے ۔ اے نیکی کو سنوارنے کی خواہش رکھنے والے اٹھ آمادۂ عمل ہو جا ۔ تیری منزل قریب کر دی گئی ہے ۔ رحمت خداوندی جوش میں ہے ۔ اور اے بدی کے خواہاں اب تو بدی سے رک جا کہ یہ دن برائی کے نہیں ۔ یہ دن خدا کی رضا کے حصول کے دن ہیں ۔ جنت کا باب وا ہے ۔ کیوں جہنم کی طرف بگٹٹ جا رہا ہے اس کے دروازے پر تو قفل ڈال دیا گیا ہے ۔ حدیث میں آتا ہے کہ اس مبارک مہینہ میں :۔

"للہ عتقاء من النار
وذالک کل لیلۃ"

ہر رات جہنم سے لوگوں کو آزاد کیا جاتا ہے۔

(ترمذی ابواب الصوم باب ما جاء فی فضل شہر رمضان)

رحمت غضب پر غالب ہے:

قرآن و حدیث کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا کی رحمت اس کے غضب پر غالب ہے ۔ اس کی رحمت بے پایاں ہے ۔ اس کی کوئی انتہا نہیں قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

"قُلْ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓی اَنْفُسِہِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَۃِ اللّٰہِ ؕ اِنَّ اللّٰہَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا ؕ اِنَّہٗ ہُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ۝"

(الزمر : ۵۴)

کہ اے میرے رسول ! میرے ان بندوں کو جنہوں نے اپنی جانوں پر گناہ کر کے ظلم کیا ہے کہہ دے کہ خدا کی رحمت سے ناامید نہ ہوں ۔ اللہ سارے گناہ بخش دے گا ۔ وہ بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

قرآن کی اس آیت میں گنہگاروں کو بھی "عبادی" کے لفظ سے خطاب کیا گیا ہے ۔ گنہگار بھی خدا کے بندے ہیں اور خود انہیں یہ سنایا گیا ہے کہ "لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَۃِ اللّٰہِ ؕ" گنہگارو ! خدا کی رحمت سے ناامید نہ ہو تمہارا خدا بہت بخشنے والا ہے۔

"غفور" مبالغہ کا صیغہ ہے اور رحیم کے صیغہ میں تکرار پائی جاتی ہے

حدیث میں آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اگر میرے بندے کے گناہوں سے زمین کا پلڑا بھرا ہوگا تو میں دوسرے پلڑے میں اپنی مغفرت رکھ دوں گا اور میری مغفرت کا پلڑا جھک جائے گا۔

رحمت کے سو حصے:

خدا کی رحمت کی وسعت کا اندازہ اس حدیث سے کیجئے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم (فداہ ابی و امی) فرماتے ہیں کہ خدا نے اپنی رحمت کے سو حصے کئے ۔ اس دنیا میں ان سے صرف ایک حصہ نازل کیا جب سے دنیا پیدا ہوئی اور جب تک رہے گی اس دنیا میں جتنے مظاہر شفقت نظر آتے ہیں انسانوں اور حیوانوں میں چرند اور پرند میں یہ رحمت کے اس ایک حصہ کے کرشمے ہیں اور ننانوے حصے رحمت کے خدا نے قیامت کے دن بندوں پر رحم کرنے کے لئے محفوظ رکھے ہیں۔

(مسلم کتاب التوبہ باب سعۃ رحمۃ اللہ تعالیٰ للمومنین)

خدا کی ذات ہی سبوح اور قدوس ہے ۔ انسان کو توبہ کہنے کا ارشاد ہے:

"رَبِّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ فَاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ"

خداوندا میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا اور مجھے اپنی کمزوریوں کا اعتراف ہے میری کمزوریوں کی پردہ پوشی فرما کہ تیرے سوا پردہ پوشی کون کر سکتا ہے

اور جب انسان اس کی طرف جھکتا ہے اس کریم آقا کا دروازہ کھٹکھٹاتا ہے تو اس کے لئے کھولا جاتا ہے اور اس مہینہ میں تو یہ دروازہ کھلا ہے اور خدا کا منادی آواز بلند پکار رہا ہے ۔ اے خیر کے طالب آگے بڑھ اس کے دامن تلے آجا اور برائی کا ارادہ کرنے والے سے کہتا ہے ظالم ! اب تو رک جا کہ یہ دن ایسا کرنے کے نہیں ؟

حدیث میں آتا ہے کہ جب رات کا ایک تہائی گزر جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ ارض کے قریب آجاتا ہے اور کہتا ہے کوئی ہے جو مجھ سے بخشش مانگے میں اسے بخش دوں کوئی سائل ہے کہ میں اس کا دامن امید بھر دوں۔

(ترمذی ابواب الصلوٰۃ باب ما جاء فی نزول الرب تبارک و تعالیٰ الی السماء والدنیا کل لیلۃ)

کتنی ڈھارس بندھ جاتی ہے گنہگاروں کی جب وہ خدا کی رحمت کے نظارے مشاہدہ کرتا ہے ۔ کیا پھر بھی وہ رحمت باری کا امیدوار نہ ہو ۔ وہ پھر بھی اس کی مغفرت کے چشمہ سے اوک بھرنے کیلئے آگے نہ بڑھے۔

ماں سے زیادہ محبت کرنے والا:

حدیث شریف میں آتا ہے کہ ایک جنگ کے قیدی آئے ۔ ان قیدیوں میں ایک عورت بھی تھی جس کا بچہ گم ہو گیا تھا وہ قیدیوں میں بچے کو ڈھونڈتی پھرتی تھی جس بچے کو دیکھتی ۔ سینہ سے لگا لیتی اور اسے چھاتیوں سے دودھ پلانے لگتی ۔ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے ماں کی محبت کا یہ منظر دیکھا تو صحابہ ؓ سے فرمایا:۔

"اگر اس عورت کو اس کا بچہ مل جائے تو کیا یہ ممتا کی ماری ماں اسے آگ میں ڈال دے ؟" صحابہ ؓ نے عرض کی ۔ "خدا کی قسم یہ ممکن نہیں ۔ اس پر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

"اللہ ارحم بعبادہ من ھٰذہ بولدھا"

کہ جتنی یہ ماں اپنے بچے پر رحم کرنے والی ہے خدا اس سے بھی زیادہ اپنے بندوں پر رحم کرنے والا ہے۔

کسی نے خوب کہا ہے:۔

"رحمت باری بہانہ مے جوید
بہا نمے جوید"

خدا کی رحمت بخشنے کے لئے بہانہ تلاش کرتی ہے ۔ قیمت نہیں چاہتی۔

رحمت خداوندی کے نظارے:

حدیث شریف میں آتا ہے ۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں ۔ پہلی امتوں میں سے ایک آدمی نے ننانوے قتل کئے تھے ۔ اسے اپنے فعل پر ندامت پیدا ہوئی تو اس نے دریافت کیا ۔ آج کل روئے زمین پر سب سے بڑا عالم کون ہے ؟ انہوں نے ایک راہب کا پتہ بتایا وہ گنہگار اس راہب کے پاس پہنچا اور کہا میں نے ننانوے قتل کئے ہیں کیا میری توبہ بھی قبول ہو سکتی ہے ؟ راہب نے نفی میں جواب دیا تو اس ظالم نے اسے بھی ٹھکانے لگا دیا اور کہا اب پورے سو ہو گئے۔

پھر اس نے کچھ لوگوں سے پوچھا کہ سب سے بڑا عالم روئے زمین پر کون ہے ؟ لوگوں نے اسے ایک اور عالم کا پتہ دیا تو وہ وہاں پہنچا اور اس عالم سے دریافت کیا کہ میں نے سو قتل کئے ہیں کیا میری توبہ بھی قبول ہو سکتی ہے ؟ اس عالم نے کہا ۔ کیوں نہیں ۔ توبہ اور تمہارے درمیان کون حائل ہو سکتا ہے تو اس گناہ کی بستی کو چھوڑ دے اور فلاں علاقہ میں چلا جا ۔ وہاں خدا کے کچھ عبادت گزار بندے ہیں ۔ جا ! اور ان کے ساتھ عبادت میں مصروف ہو جا ۔ پھر اس طرف کا رخ نہ کرنا ۔ وہ شخص اسی زمین کی طرف روانہ ہو گیا ۔ خدا کی تقدیر دیکھئے راہ ہی میں فوت ہو گیا ۔ اب عذاب اور رحمت کے فرشتے آ گئے ۔ عذاب کے فرشتوں نے کہا اس نے تو کبھی کوئی نیک عمل کیا ہی نہ تھا رحمت کے فرشتوں نے کہا ۔ یہ دل سے توبہ کر کے ہی تو ادھر آیا تھا ۔ چنانچہ وہاں ایک فرشتہ آدمی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی صورت میں متمثل ہو گیا۔ رحمت اور عذاب کے فرشتوں نے اسے ثالث تسلیم کر لیا اُس نے کہا۔ دونوں طرف کا فاصلہ ناپ لو جس طرف زیادہ ہو ادھر لے جاؤ۔

چنانچہ جب فاصلہ ناپا گیا تو لاش ایک بالشت اس طرف تھی۔ چنانچہ رحمت کے فرشتے اسے لے گئے اور ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ خدا نے فرمایا اے زمین اُس طرف سرک جا تاکہ رحمت خداوندی کے دامن میں آجائے۔ (بخاری کتاب الانبیاء)

گویا اس عالم نے عاصی کو یہی کہا۔

"یا باغی الخیر اقبل"

اے خیر کے طالب آگے بڑھ۔

خدا کی آغوش رحمت میں آجا۔

خشیت اللہ کے سبب بخشا گیا:

حضرت ابوہریرہ رضی روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایک آدمی نے کبھی کوئی نیک کام نہ کیا تھا۔ اس نے اپنے گھر والوں کو وصیت کی کہ جب میں مر جاؤں تو میری لاش جلا کر اس کی خاک کچھ سمندر میں بکھیر دینا کچھ فضا میں اڑا دینا کیونکہ اگر میں پکڑا گیا تو مجھے خدا ایسی سزا دے گا۔ جیسی کسی نے نہ دی ہو۔

چنانچہ جب وہ مر گیا تو اس کے گھر والوں نے اس کی وصیت کے مطابق عمل کیا۔ اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ اس کی خاک کے ذرات کو اکٹھا کیا جائے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ جب اس کا حشر کیا گیا تو خدا تعالیٰ نے فرمایا تو نے ایسا کیوں کیا؟ اس نے جواب دیا:۔

"من خشیتک یا رب وانت اعلم"

خداوند تو جانتا ہے۔ میں نے تیرے خوف کی وجہ سے ایسا کیا تھا

حدیث میں لکھا ہے۔ فغفر لہ۔ چنانچہ خدا نے اسے بخش دیا۔

(مسلم کتاب التوبہ باب فی سعة رحمة اللہ تعالیٰ)

ایک گنہگار جس نے کبھی کوئی نیکی نہیں کی تھی۔ جب اس پروردگار کے خوف سے اس نے ایک فعل کیا۔ تو خدا کی رحمت غالب آگئی اور وہ گنہگار بخشا گیا۔ گویا شرط یہی ندامت اور اس کی طرف توجہ کرنا ہے۔

رحمت کو کون محدود کر سکتا ہے:

اس کی رحمت کو کون محدود کر سکتا ہے اس کی رحمت کی کوئی انتہا نہیں۔ نہ کسی گنہگار کو مایوس کیجئے۔ نہ کوئی گنہگار خود مایوس ہو۔ ابوداؤد میں ایک حدیث آتی ہے۔ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بنی اسرائیل میں دو آدمی آمنے سامنے رہتے تھے۔ ایک بہت عبادت گزار تھا اور دوسرا بہت گنہگار۔ عبادت گزار گنہگار کو کہتا۔ تو باز آجا۔ رک جا۔ ایک دن اس نے گنہگار کو گناہ کرتے دیکھا تو کہا دیکھ گناہ سے رک جا۔ اس عاصی نے کہا تو رہنے دے۔ میں جانوں اور میرا رب کیا اس نے تجھے مجھ پر نگران مقرر کیا ہے؟ اس پر اس عابد نے کہا۔ خدا کی قسم۔ وہ تجھے کبھی نہیں بخشے گا۔ تجھے کبھی جنت میں داخل نہیں کرے گا۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مرنے کے بعد دونوں خدا کے سامنے پیش ہوئے تو خدا نے اس عابد کو کہا:۔

"اکنت بی عالماً او کنت علی ما فی یدی قادراً"

کیا تجھے میں نے یہ علم دیا تھا کیا میری رحمت پر تجھے اختیار ہے؟

اور گنہگار سے فرمایا:۔

"اذھب فادخل الجنة برحمتی"

جا میری رحمت کے سہارے جنت میں داخل ہو جا۔

اور اس عابد کے متعلق فرشتوں کو کہا:

"اذھبوا بہ الی النار"

کہ اسے جہنم میں لے جاؤ۔

(ابوداؤد۔ کتاب الادب باب فی النھی عن البغی)

ان واقعات سے خدا کی بے پایاں رحمت کا اندازہ کیجئے۔ خدا کی رحمت پر قدغن کون عائد کر سکتا ہے اس کی رحمت سے ناامید کوئی کیوں کرے۔ وہ تو وہ ہے مالک یوم الدین ہے۔ اس نے فرمایا:۔

"رحمتی سبقت غضبی"

کہ میری رحمت میرے غضب پر غالب ہے۔

حدیث میں ہے جب خدا نے کائنات کی تخلیق کی تو اس نے کتاب میں یہ لکھ کر عرش پر اپنے پاس محفوظ کر لیا۔

"رحمتی تغلب غضبی"

کہ میری رحمت میرے غضب پر غالب ہے۔

(مسلم کتاب التوبہ باب سعة رحمة اللہ تعالیٰ)

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ اس رحیم و غفور خدا نے اس لئے ایک شخص کو بخش دیا کہ اس نے راستہ میں کانٹا پڑا دیکھا تو اسے راستہ سے ہٹا دیا:

"فشکر اللہ لہ فغفر لہ"

خدا نے اس کے اس فعل کی قدردانی فرمائی اور اسے بخش دیا۔

(ترمذی ابواب البر والصلة باب ما جاء فی اماطة الاذی عن الطریق)

اس نے ایک شخص کو اس لئے بخش دیا کہ اس نے کتے کو پیاس کی وجہ سے کیچڑ چاٹتے دیکھا تو کنوئیں میں اتر کر اپنے موزے میں پانی بھر کر موزہ منہ میں پکڑ کر کنوئیں سے باہر آیا اور پیاسے کتے کو پانی پلایا۔ خدا نے اس کے اس فعل کو قبول فرمایا اور اسے بخش دیا۔

اس باب میں یہی واقعہ بنی اسرائیل کی ایک فاحشہ عورت کا بھی بیان کیا گیا ہے

(مسلم فضل من سقی البھائم واطعمھا)

ہمارا خالق و مالک، ہمارا پروردگار رحیم ہے وہ رحمان ہے۔ اس کی رحمت کا بے پایاں سمندر اس ماہ جوش میں ہے اس کا منادی ندا دے رہا ہے۔ "یا باغی الخیر اقبل" کہ اے نیکی کے طالب آگے بڑھو اور اس کی رحمت کا حصہ پا لو۔ خدا کے منادی کی یہ ندا سن کر قدم زمین سے چمٹے رہ سکتے ہیں؟

آگے بڑھیں! لوگوں کے راستوں سے کانٹے چنیں۔ خدا کی مخلوق کے کام آئیں کہ وہ بندہ نواز ہے۔ ہو سکتا ہے اسے کوئی چھوٹا سا فعل پسند آجائے کہ اس ماہ اس کی رحمت جوش میں ہے۔

اے پروردگار! تیرے رسول نے فرمایا کہ اس مہینہ میں قیدی آزاد ہوتے ہیں ہمیں بھی نفس اور شیطان کی قید سے آزاد فرما۔ اے رحیم و کریم آسمانی آقا! تیری رحمت کا دامن وسیع ہے۔ اپنے دامن رحمت میں ہمیں بھی پناہ دیجئے!

اللھم انا نعوذ برضاک
من سخطک و بمعافاتک
من عقوبتک ونسئلک
من فضلک ورحمتک

اعلان دار القضاء

مکرم منیر احمد صاحب چک سکندر تحصیل کھاریاں ضلع گجرات نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم منشی غلام محمد صاحب ولد میاں عبداللہ خان صاحب وفات پا چکے ہیں۔ قطعہ 15/56 واقع محلہ دار العلوم شرقی ربوہ رقبہ ۱۰ مرلہ والد صاحب مرحوم کے نام الاٹ ہے۔ میرے علاوہ مرحوم کے درج ذیل وارثان بھی ہیں:۔

(۱) ناصرہ بیگم صاحبہ بیوہ مرحوم (۲) محمود احمد صاحب ناصر پسر مرحوم۔

پلاٹ مذکور محمود احمد صاحب ناصر کے نام منتقل کئے جانے پر نہ تو مجھے اعتراض ہے اور نہ ہی والدہ صاحبہ کو کوئی اعتراض ہے۔

استدعا ہے کہ پلاٹ محمود احمد صاحب ناصر کے منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرمائیں۔

والد صاحب مرحوم اور والدہ صاحبہ موصی ہیں

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے

(ناظم دار القضاء ربوہ)

دعائے مغفرت

(۱) مکرم محمد یوسف صاحب بھٹی آف چکوال ۲۸/۷/۷۸ کو حرکت قلب بند ہو جانے سے چکوال میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

مرحوم مقامی جماعت کے زعیم انصار اللہ تھے۔ لائبریری احمدیہ دارالمطالعہ کا انتظام بھی ان کے سپرد تھا جو نہایت تندہی سے انجام دیتے تھے۔ تہجد گزار تھے۔ مسجد میں اکثر اذان دیتے تھے۔ اپنے پیچھے تین لڑکیاں اور دو لڑکے اور غمزدہ بیوہ چھوڑی ہے۔ ان میں سے صرف ایک لڑکی شادی شدہ ہے۔ احمدی بھائیوں سے درخواست ہے کہ مرحوم کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور پسماندگان کا حامی و ناصر ہو۔ آمین!

(نصیر احمد شاہ مربی سلسلہ حال وکالت تبشیر۔ ربوہ)

(۲) میرے والد محترم عبدالغنی صاحب ۷ راگست ۱۹۷۸ء کو وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے۔

(عبدالمالک پسر عبدالغنی صاحب راہوالی ضلع گوجرانوالہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست صدقہ دہندگان برائے علاج نادار مریضان فضل عمر ہسپتال ربوہ

ماہ نومبر ۱۹۷۷ء

(۳)

۱۶۳- کیپٹن حمید مرزا صاحب مرحوم	کراچی	۳۰-۰۰
۱۶۴- عبدالحق صاحب سکرنڈ	〃	۲۰-۰۰
۱۶۵- فاروق احمد صاحب	〃	۴۰-۰۰
۱۶۶- نصیر احمد صاحب راجپوت	〃	۱۰-۰۰
۱۶۷- ملک شریف احمد صاحب	〃	۵۰-۰۰
۱۶۸- شیخ مبارک احمد صاحب	〃	۱۰-۰۰
۱۶۹- 〃 محمد عثمان صاحب	〃	۱۰۰-۰۰
۱۷۰- شاہد احمد صاحب	〃	۱۵-۰۰
۱۷۱- کیپٹن سجاد حسین صاحب	〃	۱۰۰-۰۰
۱۷۲- خورشید احمد ذکی صاحب	〃	۲۵-۰۰
۱۷۳- چوہدری محمد سعید اللہ صاحب	〃	۲۵-۰۰
۱۷۴- مبارکہ بیگم سجاد صاحبہ	〃	۱۰-۰۰
۱۷۵- فوزیہ بنت سلطان احمد طاہر صاحب	〃	۲۵-۰۰
۱۷۶- فیض ابن سلطان احمد صاحب طاہر	〃	۲۵-۰۰
۱۷۷- عبدالشکور صاحب	سول لائن لاہور	۱۰-۰۰
۱۷۸- اسامہ صبیحہ صاحبہ	〃 〃	۱۰-۰۰
۱۷۹- چوہدری منظر علی صاحب	〃 〃	۱۵-۰۰
۱۸۰- ڈاکٹر بیگم صاحبہ ناصر احمد صاحب	〃 〃	۵۰-۰۰
۱۸۱- مجید اعجاز صاحب	〃 〃	۲۰-۰۰
۱۸۲- شیخ نعیم احمد صاحب	سلطانپورہ 〃	۲۵-۰۰
۱۸۳- ملک خالد مسعود صاحب	〃 〃	۱۰-۰۰
۱۸۴- اہلیہ صاحبہ شیخ ریاض صاحب	دارالذکر 〃	۱۰-۰۰
۱۸۵- میاں نذیر احمد صاحب	〃 〃	۱۱-۰۰
۱۸۶- عبدالرؤف صاحب	〃 〃	۱۰-۰۰
۱۸۷- شیخ رفیق احمد صاحب	〃 〃	۱۰-۰۰
۱۸۸- 〃 سعید احمد صاحب	بھاٹی گیٹ 〃	۲۰-۰۰
۱۸۹- ملک منور جاوید صاحب	مغلپورہ 〃	۱۰-۰۰
۱۹۰- شاہدہ مجید صاحبہ	〃 〃	۵۰-۰۰
۱۹۱- نگہت صاحبہ بنت ملک محمد انور صاحب	لاہور چھاؤنی	۲۰-۰۰
۱۹۲- بیگم صاحبہ تنویر احمد صاحب باجوہ	〃	۵۰-۰۰
۱۹۳- امۃ الباسط صاحبہ	〃	۱۰-۰۰
۱۹۴- ملک بشیر احمد صاحب آف دوالمیال	اسلامیہ پارک 〃	۱۰-۰۰
۱۹۵- سردار حفاظت احمد صاحب	〃	۲۰-۰۰
۱۹۶- چوہدری صداقت علی صاحب	رحمانپورہ 〃	۲۰۰-۰۰
۱۹۷- میاں عبدالرؤف صاحب مع اہلیہ صاحبہ	لاہور چھاؤنی	۱۰-۰۰
۱۹۸- بیگم صاحبہ چوہدری محمد نواز صاحب	〃	۳۰-۰۰
۱۹۹- مونس احمد صاحب	ماڈل ٹاؤن لاہور	۱۸-۰۰
۲۰۰- خالد فرمان صاحب	〃 〃	۱۲-۰۰
۲۰۱- رانا نسیم احمد صاحب	〃 〃	۳۵-۵۰
۲۰۲- مرزا اختر بیگ صاحب	〃 〃	۱۰-۰۰
۲۰۳- مسز فرزانہ تبسم صاحبہ	〃 〃	۵۰-۰۰
۲۰۴- رشیق احمد صاحب	〃 〃	۸۵-۰۰
۲۰۵- فائزہ حمید صاحبہ	〃 〃	۱۰-۰۰
۲۰۶- ناصر احمد صاحب چوہدری	〃 〃	۱۵-۰۰
۲۰۷- شیخ نعیم احمد صاحب	سلطان پورہ 〃	۱۰-۰۰
۲۰۸- عبدالستار صاحب	مدینہ کالونی لاہور	۱۰-۰۰
۲۰۹- ملک عبدالحی خان صاحب	سول لائن 〃	۲۰-۰۰
۲۱۰- خواجہ غالب احمد صاحب	〃 〃	۱۷-۰۰
۲۱۱- رشیق احمد صاحب	〃 〃	۲۰-۰۰
۲۱۲- نجمہ صاحبہ	〃 〃	۱۵-۰۰
۲۱۳- اسامہ ابن عبدالحی خان صاحب	〃 〃	۱۰-۰۰
۲۱۴- صبیحہ خانم اہلیہ 〃	〃 〃	۱۰-۰۰
۲۱۵- شیخ مبارک محمود صاحب	نیلا گنبد 〃	۱۰-۰۰

ماہنامہ تحریک جدید

رسالہ تحریک جدید کا خاص نمبر "حضرت عیسٰی علیہ السلام کی صلیبی موت سے نجات" جو جولائی، اگست ۱۹۷۸ء کے پرچوں پر مشتمل ہے حوالہ ڈاک کیا جا چکا ہے۔ امید ہے قارئین کرام کو پرچہ مل چکا ہوگا۔ اگر کسی دوست کو پرچہ نہ ملا ہو تو اطلاع کر دیں دوبارہ بھجوا دیا جائیگا انشاء اللہ۔

کچھ دوستوں کے ذمہ پرچے کا چندہ واجب الادا ہے، فرداً فرداً احباب کو یاددہانی کرائی جا چکی ہے۔ چندہ کی ادائیگی مقامی جماعت کے ذریعہ یا بذریعہ منی آرڈر کر دیں۔ اور خریداری نمبر ضرور لکھ دیں تا چندہ بآسانی محسوب کیا جاسکے۔ ادائیگی فرما کر ہمیں ضرور اطلاع کر دیں۔ ہم آپ کے ممنون ہوں گے۔ (مینجنگ ایڈیٹر ماہنامہ تحریک جدید۔ ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ ۵ اگست کو میرے والد مرزا محمد صادق صاحب کا ENLARGED PROSTATE کا اپریشن ہوا ہے جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے کامیاب رہا۔ احباب کرام سے دعا کے لئے درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے والد صاحب کے اپریشن کو آئندہ بھی ہر قسم کی پیچیدگی سے محفوظ رکھے اور صحت و تندرستی عطا فرمائے۔

(مرزا محمد اشرف 943/8 سٹیلائٹ ٹاؤن۔ راولپنڈی)

۲۔ مکرم چوہدری محمد بشیر صاحب ریٹائرڈ پوسٹ ماسٹر فیصل آباد کو ضعف دل کی تکلیف ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں شفایابی عطا فرمائے آمین

(میاں غلام احمد سپرنٹنڈنٹ محکمہ انہار فیصل آباد)

۳۔ خاکسار کی اہلیہ شوگر کی مریضہ ہیں احباب ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(فتح محمد خان۔ ربوہ)

۴۔ احباب دعا کریں کہ مولا کریم اپنے فضل سے میری پریشانیاں دفع فرمائے میری اولاد کی دینی اور دنیاوی لحاظ سے راہنمائی کرے۔

(محمد شفیع ہاشمی۔ کراچی)

۵۔ عزیزم منصور احمد کا ایم بی بی ایس کا فائنل امتحان قائد اعظم میڈیکل کالج بہاولپور میں ماہ ستمبر میں ہو رہا ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اسے اعلیٰ نمبروں میں کامیاب کرے نیز باقی تمام احمدی طلباء کو بھی جو یہ امتحان دے رہے ہیں کامیاب فرمائے۔

(صوبیدار محمد حسین۔ غلام احمد پارک۔ اکبر روڈ۔ لاہور چھاؤنی)

۶۔ ان دنوں خاکسار کو محکمانہ پریشانیاں لاحق ہیں۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہر قسم کی پریشانیوں سے نجات دے اور اپنے فضلوں کے ساتھ میری نصرت فرمائے۔ آمین۔ ثم آمین۔

(چوہدری رشیق احمد انبساط گورایہ معتمد مجلس خدام الاحمدیہ میانوالی)

اداریہ (بقیہ صـ۲)

کوشش۔ اور ان دونوں باتوں کی توفیق عطا ہونے کے لئے ضروری ہے کہ انسان دعا سے کبھی غافل نہ ہو۔ انسان محض اپنی کوشش سے نہ دل کی پاکیزگی حاصل کر سکتا ہے اور نہ ہی نیک اعمال بجا لانے پر قادر ہو سکتا ہے۔ کوشش بار آور ہونے کے لئے دعا سے کام لینا ازبس ضروری ہے ◆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رمضان شریف کی آمد مبارک ہو

وقفِ جدید حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جاری فرمودہ آخری مبارک تحریک ہے اندرونِ ملک دیہاتی علاقوں میں اصلاح وارشاد، غیر مسلموں میں تبلیغ اسلام اور بچوں کی دینی تعلیم و تربیت اس کے مقاصد میں شامل ہیں۔ اس کے ذریعہ سے ہزاروں غیر مسلم بُت پرستی چھوڑ کر اسلام قبول کر چکے ہیں اور اب وہ خدائے وحدہٗ لاشریک کی عبادت کرتے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر دل کی گہرائیوں سے درود بھیجتے ہیں۔

اس مقدس مہم کو وسعت دینے کے لئے کثیر اخراجات کی ضرورت ہے چنانچہ اس بارے میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"وقفِ جدید کا سارا کام چلانے کے لئے پیسے کی بھی ضرورت ہے۔"

"وقفِ جدید کے بجٹ میں بڑی تھوڑی رقم ہوتی ہے۔ جماعت یہ کوشش کرے کہ ان کی ضرورت پوری ہو تاکہ جماعت کی جو ضرورت ہے وہ پوری ہو اور ضرورت کے احساس اور ذمہ داری کے فقدان کے نتیجہ میں جو خرابی پیدا ہو سکتی ہے اللہ تعالیٰ ہمیں اس سے بچائے اور محفوظ رکھے۔"

(خطبہ جمعہ الفضل ۵ مارچ ۱۹۷۷ء)

رمضان المبارک کا مہینہ شروع ہو چکا ہے۔ یہ عبادات اور خاص طور پر انفاق فی سبیل اللہ کا مہینہ ہے۔ مذکور ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس مہینہ میں تیز آندھی کی طرح فی سبیل اللہ مال خرچ فرماتے تھے۔ توقع ہے کہ تمام بھائی، بہنیں اور بچے اپنا چندہ وقفِ جدید اس مبارک مہینہ میں سو فیصدی ادا کرنے کی سعی کریں گے۔ جن احباب خواتین اور بچوں کے چندہ وقفِ جدید کی ادائیگی اور اس کے لئے کوشش کرنے والوں کی اطلاع ۲۷ رمضان المبارک تک دفتر ہذا میں موصول ہوگی ان کے لئے حسب سابق سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں دعاءِ خاص کی درخواست کی جائے گی۔ علاوہ ازیں مجاہدینِ وقفِ جدید کے لئے مسجد مبارک میں درس القرآن کے موقع پر بھی دعا کی درخواست کی جاتی رہے گی۔

اللہ تعالیٰ تمام بھائیوں، بہنوں اور بچوں کو نیکیوں اور مالی قربانیوں میں مسابقت کی توفیق بخشے۔ آمین

(ناظم مال وقفِ جدید ربوہ)

ربوہ میں یوم آزادی کے موقع پر باسکٹ بال کا نمائشی میچ

مورخہ ۱۴ اگست ۱۹۷۸ء بروز پیر یوم آزادی کے موقع پر ربوہ میں باسکٹ بال کا ایک دلچسپ نمائشی میچ کھیلا گیا۔ دو ٹیمیں جو کہ میجر منیر شہید کلب اور سکواڈرن لیڈر منیر الدین شہید کلب کے کھلاڑیوں پر مشتمل تھیں۔ شاندار کھیل کا مظاہرہ کیا اور تماشائیوں سے داد حاصل کی۔ یہ میچ میجر منیر شہید کلب نے تین پوائنٹس سے جیت لیا میچ کے اختتام پر محمد ایوب صاحب نیجر نے کھلاڑیوں میں انعامات تقسیم کئے۔

۲۹ رمضان المبارک اور انصار اللہ

اس سال ۲۹ رمضان المبارک کی دعائیہ تقریب انشاء اللہ ۴ ستمبر ۱۹۷۸ء کو ہوگی۔ انصار اللہ سے درخواست ہے کہ وہ اپنی اپنی جماعتوں میں چندہ تحریک جدید کی وصولی کے لئے پوری کوشش فرمائیں اور اس طرح الدال علی الخیر کفاعلہ کے مطابق ساری جماعت کے چندوں کا ثواب حاصل کریں اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنیں۔

(وکیل المال اول تحریکِ جدید)

قائدین کرام بجٹ آمد تشخیص کروا کر بھجوانے کی آخری تاریخ ۱۰ ستمبر ہے۔

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

سیدنا و امامنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تاکیدی ارشاد

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:۔

"تم میں سے ہر ایک کو جو حاضر ہے یا غائب ہے تاکید کرتا ہوں کہ اپنے بھائیوں کو چندہ سے باخبر کرو اور ہر ایک کمزور بھائی کو بھی چندہ میں شامل کرو۔ یہ موقع ہاتھ نہیں آئے گا۔ کیسا یہ زمانہ برکت کا ہے!!"

(الحکم ۱۰ جولائی ۱۹۰۳ء)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس ارشاد میں ہر احمدی کو اپنے دوسرے بھائیوں کو بھی چندہ جات میں شامل کرنے کی تاکید ہے۔ احبابِ جماعت سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس ارشاد پر عمل پیرا ہوتے ہوئے چندہ جات کی وصولی میں متعلقہ عہدیداران سے پورا پورا تعاون فرما کر فلاحِ دارین حاصل کریں۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

اعلاناتِ نکاح

(۱) میری بچی عزیزہ راشدہ مقیم لندن کا نکاح عزیز چوہدری منور احمد صاحب گلاسگو یونیورسٹی برطانیہ کے ہمراہ بعوض ایک ہزار پاؤنڈ حق مہر امام بشیر احمد خان صاحب رفیق نے بعد نماز جمعہ ۳۰ جون کو مسجد فضل لندن میں پڑھا۔

احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ فریقین کے لئے یہ عقد بابرکت کرے۔ آمین

(خاکسار ڈاکٹر نذیر احمد میڈیکل آفیسر انچارج نصرت جہاں ہسپتال روکوپر۔ سیرالیون)

(۲) بتاریخ ۳۰ جون ۱۹۷۸ء بروز جمعۃ المبارک بعد نماز جمعہ مسجد نور راولپنڈی میں خاکسار نے عزیز مکرم رانا بشیر الدین صاحب ابن محترم حکیم میاں جمال الدین صاحب امینی صدر حلقہ احمد کمرشل کالج راولپنڈی کا نکاح عزیزہ محترمہ امۃ العزیز ناظمہ صاحبہ بنت محترم حکیم محمد سعید صاحب آف اسلام آباد کے ہمراہ مبلغ دس ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر جہت سے مبارک اور مسعود فرمائے اور اسے مثمر بثمراتِ حسنہ کرے۔ آمین

(محمد شفیع اشرف مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ احمدیہ مسجد۔ مری روڈ۔ راولپنڈی)

درخواستِ دعا

خاکسار ہفتہ عشرہ سے بعارضہ Tonsillitis بیمار ہے۔ احبابِ جماعت کی خدمت میں صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

عمران احمد خان پیرزادہ
دارالرحمت غربی ربوہ

حکیم نظام جان صاحب مرحوم کے
مشہور مجربات
۱۹۱۱ء سے شہرۂ آفاق
حبِ اٹھرا — مکمل کورس پچیس روپے
نرینہ اولاد گولیاں — تیس روپے
زدجام عشق (ایک ماہ کیلئے) تیس روپے
حکیم عبدالحمید
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ ۱۹۱
فون نمبر گوجرانوالہ ۴۴۸۴ ۲۸ ربوہ فون ۶۲۸

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴